مولانا امداداللہ حقانی

# کتاب الحج کا درس اور حرمین شریفین کا عشق

محبت کے عالم میں انسان کا دل ودماغ ہمیشہ محبوب کے گرد گھومتے ہیں، ہروقت اس کی زبان پر محبوب اوراس سے وابستہ تمام متعلقات کا ورد ہوتا ہے،اس کے اقوال وافعال کی گردش سے محبوب کی محبت وعقیدت عیاں ہوتی ہیں۔ یہی حال محبانِ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ہے،ان کے دلوں میں یہ محبت ایسی رچی بسی ہوتی ہے کہ نشست وبرخاست، چلتے پھرتے،اٹھتے بیٹھتے، الغرض زندگی کے پل پل سے اس کا اظہار ہوتا ہے۔ان ہی محبین میں شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر شیر علی صاحب بھی شامل تھے،جن کی ہر بات محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی علامت ہوتی تھی،جن کا ہر عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت کی موتیاں بکھیرتا تھا اوراس کا والہانہ انداز،ہم نے ''کتاب الحج'' کے درس میں مشاہدہ کیا۔

## دارالحدیث کی زینت

ڈاکٹر صاحب جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کی رونق تھے۔ان کا درس دارالحدیث کی زینت تھی،جس کو سننے کے لیے تشنگان علوم نبوت دور دراز سے جوق درجوق آتے،وہ سنن الترمذی (مکمل)اورصحیح البخاری کا جلد دوم کتاب النکاح سے پڑھاتے تھے۔ویسے توان کا پورا درس عجائب وغرائب کا مجموعہ ہوتا تھا،لیکن کتاب الحج عجوبوں کا پیکر ہوتا تھا،حضرت معمول سے ہٹ کراس میں سیر حاصل بحث فرماتے تھے۔

ان کے ذوق کا یہ عالم تھا کہ عام دنوں میں دوگھنٹوں میں دواسباق پڑھاتے تھے،لیکن جب کتاب الحج شروع ہوتی تھی توبخاری شریف کا درس موقوف کرتے تھے اور پوراوقت کتاب الحج کودیتے تھے، چونکہ ڈاکٹر صاحب مدینہ منورہ میں عرصہ دراز رہے تھے اوروہاں کے ہر مقام کو انتہائی قریب سے مشاہدہ کیا تھا توطلبہ کو درس میں ان مقامات کا تذکرہ ایسے انداز سے کرتے،جیسے وہ مقامات بالکل ان کے سامنے ہوں۔

ڈاکٹر صاحب کودیارحرم سے حد درجہ محبت تھی،وہ مقامات کا تذکرہ کرتے کرتے بارہا آبدیدہ ہوجاتے اور طلبہ کرام کوبیش بہادعاؤں سے نوازتے اورفرماتے کہ اللہ تعالیٰ آپ کوبھی حج کی نعمت سے سرفراز کرے،ایک مرتبہ فرمایا کہ اگرمیری وسعت میں ہوتی توتمام طلبا کو وہاں اپنے خرچے پر لے جاتا اور کہتا کہ یہ مزدلفہ ہے، یہ عرفات ہے

یہ فلاں جگہ ہے یہ فلاں جگہ اور پھر فرمایا کہ اگر پاکستان میں اسلامی حکومت ہوتی، تو طلبہ کرام کو مفت حج کیلئے لے جاتی، لیکن افسوس! یہاں اسلامی حکومت نہیں ہے۔

## پہلے حج کی ......روئیداد

اکثر حجاج پہلے سمندر کے راستے حج کیلئے جایا کرتے تھے، ڈاکٹر صاحب بھی 1965 میں سمندر کے راستے حج کیلئے گئے تھے اور تقریباً چار مہینوں میں ایران، عراق اور فلسطین سے ہوتے ہوئے پہنچے تھے۔ اس کا واقعہ بیان کرتے ہوتے فرمایا کہ میں ہر مہینہ گھر کو خط لکھتا تھا، جب ہم فلسطین کے ساحل پر پہنچے تو وہاں جہاز نہ ہونے کی وجہ سے دو ماہ ساحل پر جہاز کا انتظار کرنا پڑا، فرمایا کہ میں مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھنے کیلئے بعض اوقات جایا کرتا تھا، ایک مرتبہ میں گیا تو وہاں کچھ انگریز آئے تھے، مسجد اقصیٰ کے دوزاے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ''موئے مبارک'' ہے، جس سے عجیب قسم کی خوشبو آتی تھی، ایک انگریز نے مجھ سے پوچھا۔ ?what is this میں نے جواب دیا ''This is the holy hair of our holy prophet (P.B.U.H)'' تو انتہائی متاثر ہوئے، جب اس کی خوشبو محسوس کی تو میرا نام اپنی ڈائری میں لکھا کہ اس نے ہمیں ایک عجیب ''بال مبارک'' دکھایا، جس سے خوشبو آتی ہے۔

## عیسائی سیاح سے مناظرہ

اسی دوران میں اس مقام پر بھی گیا جہاں پر عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھایا تھا، وہاں بھی کچھ عیسائی سیاح تھے، ان سے میرا مناظرہ ہوا کہ عیسیٰؑ مردہ ہے He is dead میں نے قرآن کی یہ آیت ان کو سنایا وماقتلوہ وما صلبوہ......الخ جس سے وہ خاموش ہوگئے، ان دو مہینوں کے دوران میں نے گھر کو خط نہیں لکھا، جب ہم مسجد حرام پہنچے تو گاؤں کا ایک آدمی ملا، اس نے کہا کہ فوراً گھر کو خط لکھو، گھر والے بہت پریشان ہیں، کہ شاید تم فوت ہوگئے ہو (اس وقت حجاج کرام اکثر راستے میں اللہ کو پیارے ہوجاتے، کیونکہ سفر بھی لمبا تھا اور راستہ بھی پُرخطر تھا) میں نے گھر والوں اپنے خیریت سے مطلع کیا، لیکن خط میری واپسی کے بعد گھر پہنچا۔

## حجاج کی رہنمائی

ایک موقع پر فرمایا کہ جب ہم جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں پڑھتے تھے تو وہاں طلبہ کو حاجیوں کی راہنمائی کیلئے مامور کیا جاتا تھا، ہمیں عرفات کی حدود میں لوگوں کو لانے کیلئے مامور کیا گیا، کیونکہ الحج العرفۃ اگر کوئی اس سے باہر رہے تو اگلے سال پھر قضا کرے گا، ہم کچھ پاکستانیوں کے پاس آئے جو عرفات کی حدود سے باہر تھے، ہم نے ان کو مطلع کیا تو وہ لوگ غصہ ہوئے اور کہا کہ تم مولوی یہاں بھی آگئے، پاکستان میں ہم آپ سے تنگ ہے، میں

نے انہیں سمجھایا کہ آپ کا حج نہیں ہوگا، کہا کہ ہم پچھلے دس سال سے اس سایہ کے نیچے وقوف کرتے رہے، چلے جاؤ! میں نے کہا کہ آئندہ بھی دس سال یہاں وقوف کرتے رہو، اس کے بعد ہم افریقہ سے آئے ہوئے لوگوں کے پاس گئے اورانہیں کہا کہ انتم خارجون من العرفات انہوں نے ہمارا شکریہ ادا کیا اورعرفات کے حدود میں آ گئے ،میں انتہائی خوش ہوا کہ ہمارے وجہ سے اُن لوگوں کا حج سلامت رہا۔

ان کا درس سن کر ہمارے دل بھی دیارحرم کی زیارت کیلئے نہایت ہی بے قرار ہو جاتے ، کیونکہ اگر مردہ دل بھی ان کا ''درسِ کتاب الحج'' سنتا تو اس میں بھی شوقِ حج جوش مارتا۔

آہ ! درس وتدریس کا یہ درخشندہ ستارہ ،علم ورشد کا یہ پہاڑ ،احناف کا بے باک ترجمان ،جہاد وعزیمت کا علمبردار، ہزاروں صفات وکمالات کا پیکر آج ہمارے بیچ نہ رہا۔

نہ پوچھو کیا گزرتی ہے جدا جب یار ہوتے ہیں
یہ آنسو تیر بن کر جگر سے پار ہوتے ہیں

---


منبر حقانیہ سے

# خطبات مشاہیر (دس جلد)

آپ اب گھر بیٹھے بذریعہ ڈاک بھی منگوا سکتے

رابطہ نمبر: 0333-9102368 ۔ 0345 9414977

قیمت بمع ڈاک خرچ: ۲۵۰۰ سو روپے

بغیر ڈاک خرچ ۲۲۰۰ سو روپے